عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور
آپ کی طرف منسوب فرضی واقعات کے رد پر مشتمل رسالہ
"المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" کا سلیس اردو ترجمہ

ذکر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احادیث کی روشنی میں

مصنف
سلطان المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ

مترجم
محمد فیض العارفین منظری

TEHREEK NIZAM-E-MUSTAFA

ناشر: تحریک نظام مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور
آپ کی طرف منسوب فرضی واقعات کے رد پر مشتمل رسالہ
"المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" کا سلیس اردو ترجمہ

ذکر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احادیث کی روشنی میں

مصنف

سلطان المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ

مترجم

محمد فیض العارفین منظری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــام:

ذکرِ اویس قرنی۔ احادیث کی روشنی میں

از قــلـــــــــم:

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ

متـــــــــــرجم:

فیض العارفین منظری

سَنہ اشـــــاعت:

رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

JANUARY 2023

صـــفحات:

86

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

۹۲/۸۶ ے

عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور آپ کی طرف منسوب فرضی واقعات کے رد پر مشتمل رسالہ

"المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی"

کا سلیس اردو ترجمہ

ذکر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کی روشنی میں

مصنف:

حضرت سلطان المحدثین ملا علی قاری علیہ الرحمہ

مترجم:

محمد فیض العارفین منظری

متعلم درجۂ ثامنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام، سوداگران بریلی شریف

نظر ثانی:۔ ماہر درسیات فخر صحافت، حضرت مفتی محمد سلیم نوری صاحب قبلہ

تصحیح:۔ حضرت مولانا طاہر القادری صاحب قبلہ ☆ حضرت مفتی محمد طلحہ

شرف انتساب

اپنے والدین کے نام جن کی بے لوث قربانیوں اور انتھک کوششوں کی وجہ سے یہ موقع میسر آیا۔

اللہ رب العزت والدین کریمین کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے، ان کا سایہ ہم پر دراز فرمائے اور ان کو صحت و سلامتی و تندرستی عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

فقیر رضوی

بندۂ اثیم، محمد فیض العارفین منظری

دعائیہ کلمات

پیر طریقت، محسن قوم وملت، نبیرہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ
الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں مدظلہ العالی
سربراہ اعلی مرکز اھل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

حامدا و مصليا و مسلما !

الحمدللہ ! ہمارے اجداد کرام خاص کر جد امجد سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کی یادگار جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔یھاں کے طلبہ تدریس و خطابت کے ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کررہے ہیں، جس کا واضح ثبوت وہ کتب و رسائل اور تالیفات ہیں جو ان طلبہ کے ذریعہ ہر سال عرس حامدی میں منظر عام پر آتی ہیں۔

یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ امسال ۸۲ ویں عرس حامدی کے موقع پر درجہ فضیلت کے جبہ و دستار سے سرفراز کیے جانے والے ایک ہونہار فاضل عزیزم مولانا محمد فیض العارفین رضوی زید مجدہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کے تذکرہ پر مشتمل حضرت ملا علی قاری رضی اللہ تعالی عنہ کے معروف عربی

رسالہ بنام "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی "کو سلیس اردو قالب ڈھال کر کے جدید انداز میں مرتب کیا ہے۔ یہ ایک نوخیز طالب علم کی قابل قدر علمی کاوش ھے۔ موصوف درجہ اولیٰ ہی سے ہمارے جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ باصلاحیت عالم دین ہیں۔

مولی تعالی ان کو مزید ترقی عطا فرمائے اور مذہب اہل سنت مسلک اعلی حضرت کی ترویج کا وافر جذبہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفر لہ

۲۹ ربیع الآخر ۱۴۴۴ھ

تقریظ جمیل

جامع معقولات و منقولات، ماہر علم و فن،

حضرت علامہ مفتی محمد عاقل رضوی صاحب قبلہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

۸۶/۹۲ ؁ھ

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم و علیٰ اٰله واصحابه اجمعین

خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ وہ دنیا سے بیزار عشق رسول سے سرشار تھے۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ ان کی عظمت و رفعت کا یہ عالم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان سے دعائے مغفرت کرائیں۔

حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں بہت ساری حدیثیں وارد ہیں۔ حضرت ملا علی قاری قدس سرہ نے ان کی فضیلت میں وارد احادیث کریمہ اپنی کتاب "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" میں جمع کی ہیں۔

جس کا اردو ترجمہ عزیز مکرم مولانا محمد فیض العارفین منظری سلمہ تعالیٰ متعلم درجہ فضیلت جامعہ رضویہ منظر اسلام نے کیا ہے۔ جسے وہ اپنی دستار فضیلت کی مناسبت سے عرس حامدی کے موقع پر شائع کرر ہے ہیں۔

سالہا سال سے نبیرہ اعلیٰ حضرت شیخ طریقت مخدوم گرامی حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی میں جامعہ رضویہ منظر اسلام کے فارغین طلبہ پر کتابچے شائع کرتے ہیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی یہ کتاب ہے۔

عزیز مکرم ذہین و فطین اور سلیقہ مند باصلاحیت عالم ہیں۔ درجہ اولیٰ سے جامعہ رضویہ منظر اسلام میں زیر تعلیم ہیں۔ اساتذہ کرام کے مودب ہیں۔ رب قدیر ان کی یہ کاوش قبول فرمائے۔ مزید علم نافع و عمل صالح کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ مزید علمی کاموں کی توفیق مرحمت فرمائے اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کو مزید عروج وارتقاعطافرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار مسرت

مفکر اسلام، ادیب شہیر، فخر صحافت
حضرت علامہ مفتی محمد سلیم نوری صاحب قبلہ مد ظلہ العالی
مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام، سوداگران بریلی شریف

حامدا و مصلیا و مسلما !

خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل و کمالات پر مشتمل جتنے بھی کتب و رسائل منظر عام پر آئے ان میں راقم کے نزدیک سب سے جامع، مستند و معتبر اور مفید و عمدہ تذکرہ حضرت ملاعلی قاری رضی اللہ تعالی عنہ کا مرتب کردہ یہ رسالہ بنام "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" ہے جو ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

چونکہ یہ رسالہ عربی زبان میں تھا اس لیے اردو داں طبقہ کے لیے اس سے افادہ و استفادہ سہل و آسان کرنے کی غرض سے عزیزم مولانا محمد فیض العارفین رضوی منظری بریلوی زید مجدہ نے نہایت کم وقت میں اس کا توضیحی، سہل، آسان، بامحاورہ اور عمدہ ترجمہ کیا ہے۔

موصوف پیلی بھیت شریف کے رہنے والے ہیں۔ منظر اسلام میں رہ کر

درجہ اولیٰ سے ہی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔۔ امسال مورخہ ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۴۴ھ کو عرس حامدی کے موقع پر فضیلت کی دستار سے سرفراز ہوں گے۔ یہ منظر اسلام کے کامیاب، ہونہار، مودب، نیک سرشت، فیروزبخت اور باصلاحیت طلبہ میں سے ہیں۔۔درسیات کے ساتھ ابتدائی درجات ہی سے مضمون نگاری کا بھی ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔۔زبان شستہ اور روہیل کھنڈ کی ٹکسالی بولی کے جلووں سے آراستہ ہیں۔

امید ہے کہ اردوداں طبقہ اس سے خوب مستفید ھوگا۔ اللہ رب العزت اس ترجمہ کو مفید و کارآمد اور مقبول بنائے، مترجم کو جزائے خیر اور مذھب و مسلک کی اشاعت کا جذبہ خالص عطافرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد سلیم بریلوی

خادم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

تاثر

مولانا فیض العارفین صاحب منظری سلمہ اللہ تعالی مترجم رسالہ ہذا (جن کے سر پر امسال یادگار اعلی حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام سے دستار فضیلت سجائی جانے والی ہے) ایک دن فقیر راقم الحروف سے ملاقات کے لیے رضوی دار لافتا تشریف لائے اور بتایا کہ انہوں نے سلطان المحدثین حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے ایک رسالہ کا ترجمہ کیا ہے اور اس پر مجھ سے کچھ لکھ دینے کی خواہش ظاہر کی، اس دن میرے پاس اتنا وقت تو نہ تھا کہ میں رسالہ پر نظر ڈال سکتا یا بغیر نظر ڈالے کچھ لکھتا یا املا کرا دیتا، کیوں کہ عمرہ کے مبارک سفر پہ جانے کو پابرکاب تھا اور آج تقریبا ۱۳ دن بعد مولانا عبد القادر کے ذریعے ان کا پھر پیغام مع رسالہ آیا اور اس شبھ گھڑی جبکہ میں اس رسالے پر نظر دوڑا رہا ہوں اور یہ چند حروف رقم کر رہا ہوں، شکر خدا سے اس سفر پہ ہوں جس پر فلاح و ظفر کی جانیں قربان ہیں، (یعنی وادی غیر ذی زرع سے سوئے چمن لالا زار) اسی مبارک سفر کے دوران پورے ترجمہ پر سرسری نظر ڈالی، تو ترجمہ کو خوب پایا، باستثنائے مواضع چند، بایں ہمہ ترجمہ نہایت مفید و نافع ہے، انداز و اسلوب سہل و عام فہم ہے۔

خدا ہی جانے کہ یہ کوئی روحانی بات ہے یا اتفاقی مگر اطمینان بخش اور مسحور کن

ہے کہ دیار حبیب کے مسافر کو ایک محب و عاشق کا تذکرہ پڑھنے کا موقع اس سفر میں نصیب ہو رہا ہے، جس سفر کے مسافروں کو "من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی" کی نوید و بشارت ہے، عشق کے بندوں کو ایک ایسے عاشق صادق بلکہ امام العاشقین کی یاد کا سامان اس مترجم رسالے نے فراہم کیا جس کا تذکرہ خود حبیب علیہ السلام نے اپنے دیار میں اس کے آنے سے پہلے ہی کر دیا تھا، ہم بھی اسی پاک در کے عازم ہیں، جس کی حاضری ہر عاشق کے لیے اصل مراد ہے۔ جہاں کے عازم و معزوم، طالب و مطلوب صاحب تذکرہ، ممدوح در رسالہ حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

یہ کیا میں نے کہا "ہم بھی" معاذاللہ

حالانکہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک (و چہ نسبت ناقص و انقص را بکامل و اکمل) مگر محض اس طور پر خود کو اس سلک میں پرو لیا کہ

ہوں مسلماں گر چہ ناقص ہی سہی اے کاملو!
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں۔

دعا ہے کہ مولی سبحانہ و تعالی یادگار اعلی حضرت کے فیض یافتہ مولانا فیض العارفین سلمہ رب العالمین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ترجمہ کو اتنا مقبول فرمائے کہ تمام قارئین و عاشقین اس سید العاشقین امام التابعین کے

روحانی فیوض و برکات اپنے قلوب میں محسوس کر سکیں۔ آمین

فقیر راہ مدینہ ارسلان رضا قادری غفرلہ

عازم سفر دیار حبیب

۵ جمادی الاولی ۱۴۴۴ ھجری

مطابق ۲۹ نومبر ۲۰۲۲ ع

تاثر

عزیز القدر رفیق گرامی حضرت مولانا محمد فیض العارفین رضوی منظری صاحب سلمہ القوی ہماری جماعت ثامنہ کے ایک ذہین وفطین، لائق وفائق، محنتی، مخلص اور با اخلاق و باکردار طالب علم ہیں، بہترین قلم کار اور مضمون نگار ہیں، موصوف کے اب تک کئی مضامین منظر عام پر آکر اپنے قارئین سے داد تحسین وصول کر چکے ہیں، اپنی تحریروں میں اختصار و جامعیت ملحوظ رکھتے ہیں، خدمت دین متین کا جذبہ رکھتے ہیں، ان ساری خوبیوں کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک اچھے اور خوش مزاج انسان بھی ہیں، مجھے بڑی مسرت و شادمانی ہورہی ہے یہ بتاتے ہوئے کہ امسال موصوف اپنی فراغت کے حسین و جمیل موقع پر اپنی پہلی کاوش بنام "ذکراویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کی روشنی میں" جو حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ علیہ کے ایک عربی زبان کے رسالہ کا اردو ترجمہ ہے، نذر قارئین کررہے ہیں، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، کہ جب زمانہ طالب علمی میں ان کی صلاحیت و قابلیت کا یہ عالم ہے تو بعد فراغت یہ کتنے عظیم کارناموں کو انجام دیں گے، موصوف اس علمی کام پر پوری جماعت ثامنہ کی طرف سے مبارکبادی اور شکریہ کے مستحق ہیں، خدائے قادر و مقتدر لم یزل، وحدہ

لاشریک سے استدعا ہے کہ آپ کے اقبال کو بلند فرمائے اور آپ کی اس کاوش کو مقبول انام بنائے آمین بجاہ النبی الکریم !

شاہجہاں رضوی
متعلم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

تاثر

الحمد للہ! یادگارِ اعلیٰ حضرت مادر علمی مرکزِ اہلسنّت جامعہ رضویہ منظر اسلام میں گزشتہ چند برسوں میں جن نوجوان مضمون نگاروں نے اپنے تخلّیات و تحریرات کے ذریعہ اُردو ادب کے باذوق قارئین کو متوجہ کیا ہے، اُن میں ایک نام رفیق گرامی عزیزم مولانا محمد فیض العارفین رضوی منظری صاحب کا بھی ہے۔ موصوف اپنے مضامین بذریعہ سوشل میڈیا قارئین کی نظر کرتے رہتے ہیں، آئے دن کوئی نہ کوئی مضمون پڑھنے کو مِل ہی جاتا ہے۔ اسی شوق اور جذبے نے موصوف کو اس بات پر ابھارا کہ کتابی شکل میں بھی قارئین کی نظر کُچھ کیا جائے۔ لہٰذا جشنِ دستار فضیلت کے پُر بہار موقع پر اپنی پہلی تصنیف بنام "ذکراویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کی روشنی میں" منظرِ عام پر لا رہے ہیں جو حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کے ایک عربی رسالے بنام "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی "کا اردو ترجمہ ہے۔

اِس کتاب کی انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ کُچھ ایسے واقعات وقصص جو سیدنا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب منسوب کیے جاتے ہیں جنکی کوئی اصل نہیں، یہ کتاب اُن فرضی واقعات کی تردید کرتی نظر آئے گی۔ اور سیدنا اویس

قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل، احادیث صحیحہ معتمدہ کی روشنی میں پیش کرتی نظر آئے گی۔

مولانا محمد فیض العارفین منظری صاحب اپنے علاقہ میں روشن چراغ کے مانند ہیں۔ محببین و معتقدین کی امیدیں ان سے وابستہ ہیں۔ ان کی محنت و لگن، کدو کاوش کو دیکھتے ہوئے ہم یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مستقبل میں قوم و ملت کا بہترین سرمایہ ثابت ہوں گے۔

اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیب مالک دو عالم ﷺ کے وسیلہ پاک اور عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسط سے اِس کتاب کو مقبول عام فرمائے اور مولانا محمد فیض العارفین منظری صاحب کے حق میں ذریعہ نجات بنائے۔ ان کی دستار کو انکے حق میں اور تمام فارغین منظرِ اسلام کے حق میں مبارک فرمائے۔ آمین۔

شہزادۂ ماہر تدریس وافتا مفتی محمد فاروق صاحب قبلہ علیہ الرحمہ
سابق صدر مفتی دار الافتا منظر اسلام بریلی شریف
محمد نوید رضا فاروقی منظری

تاثر

زیر نظر کتاب حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تصنیف "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" کا سلیس اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم مولانا محمد فیض العارفین منظری صاحب متعلم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف ہیں۔ جو تقریبًا 30 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، انشاءاللہ یہ کتاب قارین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ مترجم، مولانا محمد فیض العارفین رضوی کی یہ گراں قدر اور معتبر و مستند کتاب آپ کے گہرے مطالعے اور وسعت علم کا پتہ دیتی ہے، ماشاءاللہ آپ باعلم بھی ہیں اور باعمل بھی۔

اللہ تبارک وتعالی سے دعاگو ہوں کہ اللہ ربّ العزت اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں موصوف کی اس کتاب کو قبول فرمائے۔

اور عوام و خواص کے لیے مفید بنائے اور صاحب کتاب کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شہزادہ شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عاقل رضوی، صدر المدرسین منظر اسلام بریلی

بندۂ اثیم محمد عبدالقادر رضوی المعروف (جیلانی)

تاثر

زیرِ نظر کتاب "ذکرِ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کی روشنی میں "حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ علیہ کی تصنیف "المعدن العدني في فضل اویس القرني "کا اردو ترجمہ عزیز القدر محمد فیض العارفین رضوی زید حبہ کے رشحات قلم سے ۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۴۴/ھ مطابق ۱۳/ دسمبر ۲۰۲۲/ء کو جشن دستار فضیلت کے موقع پر منظر عام پر آرہا ہے۔ جس کا مختلف مقامات سے میں نے مطالعہ کیا، پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ یہ موصوف کی پہلی کاوش ہے ان شاءاللہ الرحمٰن امید قوی ہے کہ آگے بھی اسی طرح تحریری و تصنیفی کام میں خدمات انجام دے کر دین متین کی ترویج و اشاعت کرتے رہیں گے۔ تحریری میدان میں کافی شوق و ذوق رکھتے ہیں، موصوف ذہین و فطین ہونے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام کے مودب، خوش اخلاق و خوش طبع ہیں۔ محنت و لگن جاں فشانی اور عرق ریزی سے تعلیمی میدان میں سرگرم و کوشاں رہتے ہیں۔ ربّ قدیر سے دعا گو ہوں کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ان کے مستقبل کو مزید مستنیر و تابندہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید النبی الامین الکریم ﷺ

از: محمد صالح رضا قادری منظری بریلوی متعلم جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف

تبصرہ

ادیبِ شہیر، ماہر عربیات حضرت علامہ مولانا طاہر القادری صاحب قبلہ

مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

الحمد للّٰہ الذي يهَبُ العلم لمن يشاء، والصلاة والسلام علي سيد الانبياء، وعلي آله وأصحابه الاتقياء، وادَامَنا اللّٰهُ علي افكار الامام احمد رضا.

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إنَّ خيرَ التَّابعينَ رجلٌ يُقالُ له: أُوَيسٌ“ [صحیح الجامع، ج:۴، ص:۱۹۶۹]

ترجمہ: بلاشبہ تابعین میں ایک بہترین شخص ہے، جسے اویس (قرنی) کہا جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی کے حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”خَلِيلِيْ مِنْ هٰذِه الأُمَّةِأُوَيْسُ القَرِنِي“

[الطبقات الکبری، ابن سعد، ج:۶، ص:۱۶۳]

ترجمہ: اس امت میں میرا دوست اویس قرنی ہے۔

حضورِ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سَيَكونُ فِي أمَّتي

رَجلٌ يُقالُ له: أُوَيسٌ بن عبد اللّٰه القرْني، وإنَّ شفاعتَه في أُمَّتي مثلُ ربيعة ومضر[الکامل،ج:۷،ص:۷۰]

ترجمہ: میری امت میں عنقریب ایک ایسا شخص ہوگا جسے اویس قرنی کہا جائے گا،اس کی شفاعت سے میری امت میں سے قبیلۂ ربیعہ اور مضر کے آدمیوں کے برابر لوگوں کواللہ سبحانہ وتعالیٰ بخش دے گا-

ان احادیثِ مذکورہ وجواہرِ غالیہ کی روشنی میں سیدنا حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ومرتبہ کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے- مذہبِ جمہور کے مطابق آپ افضل التابعین ہیں،اور یہی حق وصواب ہے، اگرچہ آپ کی عظمت وفضیلت میں کچھ علما کااختلاف ہے،چونکہ بعض اہل علم نے حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوافضل التابعین ماناہے،بعض علمانے حضرت سعیدبن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوافضل التابعین قرار دیا ہے،بعض علما نے حضرت سعیدبن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوافضل التابعین ماناہے،لیکن بعض علماے اسلام نے اس میں تطبیق یوں دی ہے کہ بعض وجوہات میں بعض حضراتِ تابعین دوسروں سے افضل وبرتر ہیں-

لیکن مطلقاًافضلیت وفوقیت حضراتِ تابعین پر حضرت اویس قرنی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو ہی حاصل ہے- زیر نظر کتاب: "المعدِنُ العدنيُّ فِي فَضْلِ اویسِ القَرَنِيِّ" حضرت امام مُلّا علی قاری رحمہ اللہ کی تالیف ہے، جو احادیثِ کریمہ کی روشنی میں حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور محاسن و مراتب کا مجموعہ ہے، نہایت مسرت و شادمانی کی بات ہے کہ مذکورہ کتاب کا اردو ترجمہ بنام: "ذکر اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کی روشنی میں" ہمارے جامعہ رضویہ "منظر اسلام" کے ہونہار، لائق وفائق، درجۂ فضیلت کے طالب علم: مولوی محمد فیض العارفین (سلّمہ) نے بڑی جانفشانی سے کیا ہے- فقیر قادری نے کتاب کے چند اوراق پر بغرضِ تصحیح طائرانہ نظر ڈالی مانوس و متاثر ہوا-

عزیز القدر، مترجم (سلّمہ) امسال "عرسِ حامدی" میں اپنی دستارِ فضیلت کے مبارک و مسعود موقع پر اس کتاب کو طباعت سے آراستہ کر کے منظر عام پر لا رہے ہیں- اللہ سبحانہ وتعالیٰ مترجم کو علمِ نافع، عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے، اور تصنیف و تالیف کا مزید حوصلہ عطا فرمائے- (آمین یارب العالمین)

محمد طاہر القادری رضوی

استاد جامعہ رضویہ "منظر اسلام"، بریلی شریف

۱۷/ نومبر ۲۰۲۲ء- ۲۱/ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ-

عرض مترجم

اللہ ربّ العزت کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس نے زیر نظر رسالے کا ترجمہ کرنے کی سعادت بخشی۔ ہماری حیثیت تو بے مایہ مشت خاک سے زیادہ کچھ بھی نہیں، یہ سب اسی کی توفیق کا ثمرہ ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ناتواں انسان جتنی چاہے کوشش کرلے جب تک اس کی رضا شامل حال نہ ہو کوئی کام تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اور جوں ہی اس کی رضا شامل حال ہوتی ہے سارے بند کھلتے چلے جاتے ہیں۔

اصل متن حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے رسائل میں سے ایک بہترین رسالہ ہے، جس کا نام "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" ہے، جو خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ کے فضائل پر مشتمل ہے۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ذات کا نام ہے جو تقویٰ و طہارت اور ولایت و بندگی کی علامت ہے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت لوگوں کے مواقف مختلف ہیں۔ بعض لوگ ان کی شان و شوکت اور عظمت میں مبالغہ کرتے ہیں اور بعض سرے سے ہی ان کے فضائل کے منکر ہیں اور بعض لوگ ان کے بارے میں منصفانہ موقف اختیار کرتے ہیں اور ان

کے بارے میں جو اخبار صحیحہ سے ثابت ہے اس کے معترف ہیں۔
مصنف علیہ الرحمہ نے اپنے اس رسالے میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان فضائل کو ذکر فرمایا ہے جو احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، مصنف علیہ الرحمہ نے تقریباً بیس ایسی اخبار کو ذکر فرمایا ہے جن کو انھوں نے اپنے شیخ متقی ہندی کی کتاب کنزالعمال سے نقل فرمایا ہے۔ بعض مرفوع صحیح احادیث ہیں البتہ ان کی تعداد کم ہے اور بعض متروک ہیں یا ضعیف ہیں یا مرسل۔ بلکہ مصنف علیہ الرحمہ نے ان میں سے بعض کا انکار کیا اور اور بعض کو غریب بتایا ہے۔ جیسا کہ وہ خبر جس میں یہ ہے کہ حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا کا نام عصام ہے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قطب ہیں۔ مصنف نے اس کا انکار کیا ہے اور اولیا، اقطاب، ابدال، اوتاد پر کلام فرمایا ہے، جس طرح اہل تصوف کے نزدیک مشہور ہے۔ پھر اولیا کی تعریف فرمائی پھر اولیا میں سے خاص حضرات کا ذکر فرمایا جیسا کہ ابدال وغیرہ اور ان کے بارے میں وہ چیزیں ذکر فرمائیں ہیں جو احادیث واخبار میں موجود ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس رسالے کا اختتام ان بعض خبروں پر فرمایا ہے جو لوگوں کے درمیان حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب منسوب ہیں لیکن وہ ثابت نہیں اور وہ باتیں شریعت کے بھی خلاف ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس پر تنبیہ فرمائی اور

حقیقت حال سے بھی آگاہ فرمایا۔

تدریس، تقریر، تحریر ان تینوں میں سے موخر الذکر تبلیغ کا ایسا ذریعہ ہے کہ انسان اپنی جگہ رہ کر اپنی آواز دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچا سکتا ہے اور تینوں ذرائع میں یہ سب سے زیادہ مشکل بھی ہے۔ جب سے مدرسے کی دہلیز پر قدم رکھا اسی وقت سے تحریری میدان میرا پسندیدہ رہا ہے۔ میں ہمیشہ اس میدان میں کوشاں رہتا ہوں اور دعا گو رہتا ہوں کہ اللہ ربّ العزت مجھے اس میں کامیاب و کامران فرمائے۔ یہ میری مطبوعہ پہلی کاوش ہے۔ کافی وقت سے یہ خواہش دل میں تھی کہ دستار فضیلت کے موقع پر کچھ نہ کچھ قارئین کے نظر کیا جائے، اب مشکل مرحلہ یہ تھا کہ اگر ترجمہ کیا جائے توکس رسالے کا انتخاب کیا جائے بالآخر کافی غور و خوض کے بعد یہ طے پایا کہ پہلا کام کسی نہ کسی عظیم شخصیت اور کسی بزرگ پر ہونا چاہیے، پھر اس رسالے کا ترجمہ کرنا شروع کیا اس امید پر کہ اللہ ربّ العزت حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے و طفیل ہمیں بھی عشق رسول کا جذبہ صادقہ عطا فرمائے۔ آمین

زیر نظر رسالہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ کے عربی رسالے مذکورہ عربی رسالے کا اردو ترجمہ ہے۔ ایک زبان کو دوسرے زبان کے قالب میں ڈھالنا مشکل ترین امر ہے، اس پر طرہ یہ کہ درس نظامی کے نصاب کی وجہ سے وقت کی

قلت بھی دامن گیر، جس کی بنیاد پر متن کے کل 24 صفحات کا ترجمہ چھ مہینے کی کثیر مدت میں مکمل ہوا۔ روزانہ بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ اسی کام میں صرف ہوتا تھا۔ اب میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ میں اپنی اس ادنیٰ سی کوشش میں مکمل طور پر کامیاب رہا، اس کا فیصلہ تو آپ کی صواب دید پر چھوڑتا ہوں لیکن میں نے اس کا ترجمہ کرنے میں بھرپور کوشش کی ہے۔

کتاب میں بعض مشکل الفاظ کی تشریح کو قارئین کی آسانی کے لیے قوسین () کے درمیان گھیر دیا گیا ہے۔ تخریج حدیث کا کام مکمل تحقیق کے ساتھ اصل نسخے میں ہو چکا اس لیے زیر نظر رسالے میں صرف احادیث کو حوالاجات کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

احسان فراموشی ہوگی اگر میں ان اساتذہ کرام کا ذکر نہ کروں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت دے کر کتاب کو پڑھا اور دعاؤں سے نوازا۔ سب سے پہلے تو میں شکر گزار ہوں اپنے استاذ محترم جامع معقول و منقول حضرت علامہ و مولانا محمد عاقل رضوی صاحب قبلہ اور فخر صحافت ماہر درسیات حضرت مفتی محمد سلیم نوری صاحب قبلہ جنہوں نے کتاب پر طائرانہ نظر ڈالی اور بعض پر مقامات پر اصلاح فرما کر دعاؤں سے نوازا یہ صرف ان کی کرم فرمائیاں ہیں اور مشکور و ممنون ہوں اپنے استاذ محترم ماہر عربیات حضرت مولانا طاہر القادری ثقافی صاحب قبلہ جنہوں

نے کتاب کے کچھ صفحات کی اصلاح فرماکر کتاب کو زینت بخشی اور دو صفحات پر تبصرہ فرماکر دعاؤں سے نوازا آخر میں جتنا شکریہ ادا کروں کم ہی ہوگا اپنے ان احباب کا کہ اگر وہ نہ ہوتے تو شاید یہ ترجمہ آپ تک پہنچ پاتا جن میں سرفہرست حضرت مولانا مفتی انور علی مصباحی صاحب قبلہ صدر المدرسین دار العلوم فیضانِ تاج الشریعہ اور حضرت مولانا مفتی محمد طلحہ منظری صاحب متعلم درجہ تحقیق فی الفقہ جامعہ رضویہ منظر اسلام اور مولوی محمد فیض رضا عسقلانی صاحب کا ان تینوں حضرات نے مکمل کتاب پر نظر ثانی کی اصلاح فرمائی اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا اور ٹیم عبد مصطفی کا بھی شکریہ جنھوں نے کتاب کا ٹائٹل پیج تیار کیا۔

اللہ ربّ العزت سے دعا گو ہوں کہ میرے تمام اساتذہ کو اور میرے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کاوش کو قبول فرماکر مفید عام بنائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بندۂ اثیم، فقیر رضوی

محمد فیض العارفین منظری

متعلم جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف

الحمد للّٰہ حق حمدہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعبدہ وعلی آلہ واتباعہ وحزبہ وجندہ

حمد و ثنا و درود سلام کے بعد فقیر (عمدۃ المحققین حضرت علامہ) علی بن سلطان محمد قاری اپنے رب کی پناہ طلب کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض فضائل و کمالات پر مشتمل ہے جس کا نام میں نے "المعدن العدنی فی فضل اویس القرنی" رکھا مجھے امید ہے کہ ان کے ذکر سے میرے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور ان کا ذکر میرے عیبوں کی پردہ پوشی کے لیے دنیوی و اخروی امور میں وسیلہ بن جائے گا۔

فضائلِ اویسِ قرنی احادیث کی روشنی میں

جان لیجیے کہ تقریبًا حد تواتر تک پہنچنے والے کثیر طرق کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ہم تک پہنچی ہے کہ "ایک شخص ایسا ہو گا جو خیر التابعین ہو گا اور اس کو اویس قرنی کے نام سے پکارا جائے گا"

(کنز العمال: ج ۱۲، ص ۷۴)

اس حدیث کو امام حاکم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ

الکریم کے حوالے سے اور احمد وابن سعید نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا نیز عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ نے صحابہ کرام میں سے کسی صحابی سے روایت کیا ہے۔

ان کے علاوہ اس حدیث شریف کو حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس میں کچھ اضافہ ہے وہ یہ کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں جن کے وہ بڑے فرماں بردار ہیں اور ان کے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آتے ہیں، اگر وہ اللہ ربّ العزت کی قسم کھالیں تو وہ ضرور اس کو پوری کرتا ہے اور ان کے جسم پر سفید داغ ہے، لہٰذا (اے عمر!) جب تم ان سے (یعنی حضرت اویس قرنی سے) ملو تو کہنا کہ وہ تمھارے لیے دعاے مغفرت کریں۔ (صحیح مسلم: ۲۵۴۲)

امام مسلم کی ایک روایت اور ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ یہ کہ: ایک شخص یمن سے تمھارے پاس آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہے، وہ یمن کو صرف اس لیے نہیں چھوڑ تا کہ اس کی والدہ وہاں پر رہتی ہیں، اس کے جسم پر سفید داغ تھے، اس نے اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا کی تو وہ داغ بھی اس سے ختم ہو گئے بس ایک درہم کی بمقدار داغ ان کے جسم پر اب بھی باقی ہے، ہاں جب تم میں سے کوئی شخص ان سے ملے تو اس سے کہے کہ وہ تمھارے

لیے دعاے مغفرت کریں۔(صحیح مسلم:۲۵۴۲)

حضرت ابن سعید ایک شخص سے مرسلاً یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا خلیل، میرا دوست اس امت میں اویس قرنی ہے۔(طبقات الکبریٰ ج:۶، ص۱۶۳)

ابن عدی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو اویس بن عبد اللہ قرنی کہا جائے گا، میری امت میں اس کی شفاعت قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے لوگوں کی تعداد کے مثل ہوگی۔

(الکامل: ج۸، ص۳۴۷)

امام احمد بن حنبل نے کتاب الزہد میں اور ابو نُعیم نے حلیہ میں محارب بن دثار اور سالم بن ابی جعد سے روایت کیا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو مسجد یا مصلے تک آنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں۔ ان کا ایمان ان کو لوگوں سے سوال کرنے سے روکتا ہے، ان میں اویس قرنی اور فرات بن حبان ہیں۔

(الزہد: ص۴۱۱)

ایک روایت ابو یعلیٰ کی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ: عنقریب تابعین میں ایک شخص اویس بن عامر نام کا ہوگا، اس کے

جسم پر ایک سفیدی نکلی ہوگی، وہ رب کی بارگاہ میں اس سفید داغ کو دور کرنے کے لیے دعا کرے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب میرے بدن میں فقط اس قدر سفیدی باقی رکھ جسے دیکھ کر میں تیری ان نعمتوں کا ذکر کرتا رہوں جو تونے مجھ پر کی ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص اس کو پائے اور ان سے دعاے مغفرت کرا سکے تو وہ اس سے دعاے مغفرت ضرور کرالے۔ (مسند ابویعلیٰ: ج۱، ص۱۸۸)

ابن ابی شیبہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ عنقریب تمھارے پاس ایک ایسا شخص آئے، گا جس کو اویس کہا جاتا ہے۔ اس کے جسم پر سفید داغ ہوں گے، جب وہ اللہ ربّ العزت سے دعا کرے گا تو وہ سفید داغ بھی ان کے جسم سے ختم ہو جائیں گے جب تم میں سے کوئی اس سے ملاقات کرے تو اس سے کہے کہ وہ تمھارے لیے دعاے مغفرت کردے۔ (مصنف ابن أبي شيبہ ج۱۲، ص۱۵۴)

علامہ خطیب بغدادی اور علامہ ابن عساکر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آنے والے زمانے میں میری امت میں اویس قرنی نام کا ایک شخص ہو گا جس کے جسم پر کچھ بیماری ظاہر ہوگی وہ اللہ ربّ العزت سے دعا کرے گا تو وہ بھی اس سے دور ہو جائے گی، ہاں اس کے پہلو میں تھوڑی سی سفیدی باقی رہے گی، جب تم اس کو

دیکھو گے تو خدا یاد آجائے گا، جب تم اس سے ملاقات کرو تو میری جانب سے ان کو سلام کہنا اور کہنا کہ وہ تمھارے حق میں دعا کرے، بیشک اس کا رب اس پر مہربان ہے اور وہ اپنی والدہ کا فرماں بردار ہے، اگر وہ اللہ ربّ العزت کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس قسم کو پوری کرتا ہے، وہ قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے لوگوں کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔ (کنزالعمال، ج۱۲، ص۷۵)

حضرت ابن سعید، امام احمد بن حنبل، امام مسلم، عقیلی، علامہ حاکم نے اپنی اپنی مستدرک میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ اہل یمن کے قافلے کے ساتھ تمھارے پاس اویس بن عامر نام کا ایک شخص آئے گا، اس کو برص کا مرض ہوگا، وہ اس سے شفا پالے گا مگر ایک درہم کی مقدار سفیدی باقی رہ جائے گی، وہ اپنی والدہ کا فرماں بردار ہے، اگر وہ اللہ ربّ العزت کی قسم کھالے تو رب تعالیٰ اس قسم کو پوری کرتا ہے، اگر تم ان سے دعاے مغفرت کرانے کی استطاعت رکھو تو کرالینا۔

(صحیح مسلم/۳۱۱، الطبقات الکبری، ج۶، ص۱۶۳)

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں، امام حاکم نے اپنی مستدرک میں، بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت امام حسن سے مرسلاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی کہ میری امت میں ایک شخص ایسا ہے جس کی شفاعت سے، قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر

کے لوگوں سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، حضرت امام حسن نے فرمایا: وہ اویس قرنی ہیں۔ (المستدرک، ج۳، ص۴۵۷)

امام طبرانی نے ابو امامہ سے مرفوعًا روایت نقل کی کہ صرف ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے میری امت میں سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کی تعداد قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کی تعداد سے زیادہ ہوگی، وہ اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا اور اپنے عمل کی مقدار لوگوں کی شفاعت کرے گا۔
(المعجم الکبیر: ج۸، ص۲۷۵)

ابو نعیم نے اپنی کتاب "تاریخ اصبہان" میں ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے اللہ تعالی قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے افراد سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائے گا۔
(تاریخ اصبہان، ج۱، ص۳۳۹)

ایک اہم بات

یہ تمام احادیث کریمہ صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ کثرت ثواب کے اعتبار سے تمام تابعین میں سب سے افضل ہیں جیسا کہ اس کی جانب لفظ خیر التابعین بھی اشارہ کر رہا ہے اور یہ ان بعض حضرات کے اقوال کے منافی بھی نہیں ہے جنہوں نے کہا ہے کہ

افضل تابعی اہل مدینہ سے سعید بن مسیب ہیں، بعض نے کہا کہ اہل بصرہ سے حسن بصری ہیں، کچھ علما نے کہا کہ اہل شام سے حضرت مکحول ہیں اور بعض حضرات نے کہا کہ اہل کوفہ سے حضرت علقمہ ہیں رحمہم اللہ تعالی۔

(تدریب الراوی، ج۲، ص۱۰۷)

یہ اقوال اس لیے بھی منافی نہیں ہیں کہ ان تمام کا اپنے شہروں میں افضل التابعین ہونا اپنے کثرتِ علم کے اعتبار سے ہے نہ کہ کثرت ثواب کے اعتبار سے، جو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل التابعین ہونے کی جہت ہے تواب کوئی اشکال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابن سعد، امام مسلم، ابو عوانہ، رویانی، ابو یعلیٰ، ابو نعیم اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اہل یمن کا ایک قافلہ آیا تو حضرت عمر نے ان سے پوچھا: کیا تم میں کوئی اویس بن عامر ہے؟ یہاں تک حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ہی اویس بن عامر ہو انھوں نے کہا: ہاں، تو آپ اویس بن عامر (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ) کے پاس آئے اور کچھ سوالات کیے۔ پوچھا کیا تمھارے جسم پر سفید داغ تھے جن سے تم شفایاب ہو چکے ہو۔ سوائے ایک درہم کی مقدار

کے ؟ توانھوں نے کہا: جی ہاں۔

پھر حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمھارے پاس اہل یمن کے قافلے کے ساتھ قرن سے اویس بن عامر آئیں گے، ان کے جسم پر سفید داغ ہیں، وہ اس سے شفایاب ہو چکے ہیں، مگر ایک درہم کی مقدار یہ داغ باقی ہیں اور وہ اپنی والدہ کے فرماں بردار ہیں، جب وہ اللہ ربّ العزت کی قسم کھالیتا ہے تو رب تعالیٰ ضرور اس کو پوری کرتا ہے اگر تم ان سے دعاے مغفرت کرانے کی استطاعت رکھتے ہو تو ضرور کرالو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ آپ میرے لیے دعاے مغفرت کردیجیے، تب انہوں نے ان کے لیے دعاے مغفرت کی، پھر حضرت عمر نے ان سے کہا: کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ توانہوں نے عرض کیا کوفہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے فرمایا: سنو! کیا کوفہ کے گورنر کو آپ کے لیے کوئی خط لکھ دوں؟ حضرت اویس قرنی نے عرض کیا: میں لوگوں سے پوشیدہ رہنا چاہتا ہوں۔ پھر آئندہ سال حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطہ وعلاقہ کے اشراف (یعنی معزز حضرات) میں سے کسی نے حج کیا تو ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے حضرت اویس قرنی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے ان کو خستہ حالات اور

بے سر و سامانی کے عالم میں چھوڑا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو حضور علیہ السلام کا مذکورہ فرمان عالیشان سنایا اور فرمایا: واپس جاؤ تو میرے لیے ان سے دعاے مغفرت کے لیے کہنا، جب وہ شخص واپس آئے تو حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے حضرت عمر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: میری ان سے ملاقات ہوئی ہے اور انھوں نے دعاے مغفرت کے لیے کہا ہے، حضرت اویس قرنی نے ان کے لیے دعاے مغفرت کی اور لوگوں نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کو سمجھ لیااور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ (الصحیح المسلم: ج۲، ص۳۱۱)

ایک روایت کے مطابق حضرت سعد نے طبقات میں، حضرت ابو نُعیم نے حلیہ میں، حضرت امام بیہقی نے دلائل النبوہ میں اور امام ابن عساکر نے حضرت اسیر بن جابر سے روایت کیا ہے جو کہ کوفہ کے محدث تھے، انھوں نے ایک حدیث بیان کی، جب وہ حدیث بیان کرکے فارغ ہوگئے تو سب لوگ منتشر ہوگئے لیکن ایک جماعت باقی رہی جس میں ایک شخص کلام کررہا تھا، میں نے اس شخص کی طرح کلام کرتے ہوئے کسی کو سنا ہی نہیں، میں نے اس کو تلاش کیا لیکن نہیں پایا، تو میں نے اپنے دوستوں سے سے کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جو ابھی ہمارے پاس بیٹھا تھا؟ تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا میں ان کو جانتا ہوں۔ وہ

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں نے کہا: کیا تم ان کا ٹھکانہ جانتے ہو؟اس نے کہا: جی ہاں! میں ان کا ٹھکانہ جانتا ہوں، میں اس کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم ان کی آرام گاہ پر پہنچے، وہ باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! آپ کو ہمارے ساتھ ملاقات کرنے سے کس چیز نے روکا ہے، توانھوں نے کہا ننگے پن نے یعنی میرے پاس پہننے کو کپڑے نہیں ہیں اسی لیے میرے دوست میرا مذاق اڑاتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں، میں نے کہا اس چادر کو لے لیں اور اوڑھ لیں، انہوں نے کہا ایسا مت کیجیے اگر انہوں نے اس چادر کو میرے اوپر دیکھا تو وہ مجھے اذیت دیں گے۔ بہرکیف میرے اصرار پر انہوں نے اس چادر کو زیب تن کر لیا اور اپنے دوستوں کے پاس نکلے، میں نے ان کے دوستوں سے کہا: تم ان سے کیا چاہتے ہو؟ ان کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ جو کبھی لباس میں ہوتا ہے اور کبھی برہنہ، غرض کہ میں نے ان کے دوستوں کو خوب سخت سخت باتیں سنائیں۔

اہل کوفہ نے ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا، اس وفد میں ایک شخص وہ بھی تھا جو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کا مذاق اڑایا کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کیا یہاں اہل قریتین (کوفہ۔ بصرہ) سے کوئی شخص ہے؟ تو وہی مزاق بنانے والا شخص آگے بڑھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے وہی مذکورہ حدیث پاک سنائی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر

تمھارے پاس یمن سے ایک قافلہ آئے گا اور اس میں ایک اویس نامی شخص ہو گا اگر تمہاری ملاقات ان سے ہو تو اپنے لیے دعاے مغفرت کرالینا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کی بہت زیادہ تعریف کی اور ان کی بہت ساری خصوصیات سنائیں۔ وہ شخص جو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذاق اڑایا کرتا تھا، بولا کہ ایسا شخص ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی ہم پہچانتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا وہ آپ ہی کے یہاں کا ہے۔ ہاں اور وہ امتیازی شان رکھتا ہے، مذاق بنانے والے شخص نے کہ: اے امیر المؤمنین! ہم میں ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اور ہم اس کا خوب مذاق اڑاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو پالیا، حالانکہ میں نے اس کو دیکھا نہیں اور تو نے اس کو دیکھا اور پہچانا نہیں تو وہ شخص ان کے گھر جانے سے پہلے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کیا بات ہے ؟ تو اس شخص نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمھارے درمیان ایک شخص ایسا ایسا ہے تو آپ میرے لیے دعاے مغفرت کریں، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیرے لیے دعا ایک شرط پر کروں گا، وہ شرط یہ ہے کہ تو میرے ساتھ استہزا نہیں کرے گا اور اس

بات کا ذکر کسی سے بھی نہیں کرے گا جو تو نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے پھر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لیے دعائے مغفرت کی۔

حضرت اُسَیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ پورے کوفہ میں پھیل گیا۔ جب میں ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: اے میرے بھائی! کیا ایک عجیب بات میں آپ کو نہ بتاؤں پھر آپ نے ان کی شہرت کے متعلق بتایا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وہ نہیں چاہتا جو لوگوں میں مشہور ہے اور ہر شخص کو اس کے عمل کا ہی بدلہ ملے گا، پھر وہ ان کے پاس کچھ دیر ٹھہرے اور چلے گئے۔

(الطبقات الکبریٰ: ج٦،ص١٦١،معرفة الصحابه:١٠٠٣)

امام ابو نُعیم نے "معرفۃ" میں، امام بیہقی نے "دلائل" میں اور امام ابن عساکر نے صعصعہ بن معاویہ سے روایت کیا کہ اویس بن عامر تابعین میں سے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی: عنقریب تابعین میں سے ایک ایسا شخص ہو گا جس کو لوگ اویس بن عامر کہیں گے۔ اس سے سفیدی نکلے گی (سفید داغ) وہ اللہ ربّ العزت سے دعا کرے گا تو وہ اس سے دور ہو جائے گی تو وہ عرض کرے گا: اے

اللہ میرے جسم میں اتنا نشان باقی رکھ جس سے میں تیری ان نعمتوں کا ذکر کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر کی ہیں تو جو تم میں سے اس کو پائے اور ان سے دعاے مغفرت کروانے کی استطاعت رکھے تو ان سے دعاے مغفرت کروالے۔ (الدلائل النبوۃ، ج۶، ص۳۷۸)

علامہ خطیب اور امام ابن عساکر دونوں نے فرمایا کہ ایک بہت ہی غریب حدیث ہے جو یحییٰ ابن سعید سے مروی ہے اور وہ روایت کرتے ہیں سعید بن المسیب سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عُمر! تو میں نے کہا لبیک وسعدیک (حاضر ہوں) یا رسول اللہ اور میں نے گمان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مجھے کسی کام سے بھیجیں گے لیکن حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عمر! میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کو لوگ اویس قرنی کہیں گے، اس کے جسم کو ایک آزمائش پہنچے گی (یعنی سفید داغ ہوں گے) تو وہ اس سے دور ہو جائے گی مگر اس کے پہلو میں تھوڑا سا نشان باقی رہے گا۔ جب جب وہ اس کو دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا، تم ان سے ملاقات کرو تو میری جانب سے ان کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ وہ تمھارے لیے دعا کر دیں۔ بیشک وہ اپنے رب کا فرماں بردار اور اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والا ہے، جب وہ

اللہ ربّ العزت کی قسم کھالے تورب تعالیٰ ضرور اس کو پوری کرتا ہے۔ وہ قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ڈھونڈا لیکن انہیں نہیں پاسکا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی تلاش کیا، لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی، پھر میں نے ان کو اپنی خلافت کے ابتدائی حصے میں تلاش کیا، پھر بھی نہیں پایا، اسی درمیان میرے پاس قافلہ آیا تو میں نے کہا کیا تم میں سے کوئی مراد سے ہے؟ کیا تم میں سے کوئی قرن سے ہے؟ کیا تم میں کوئی اویس قرنی ہے؟ تو قوم میں سے ایک بزرگ شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ میرا بھتیجا ہے۔ بیشک آپ کسی شان و شوکت والے شخص کو پوچھتے ہوں گے، کیوں کہ آپ جیسا شخص اس کے بارے میں نہیں پوچھ سکتا تو میں نے پھر پوچھا تو اس شیخ نے وہی بات دہرائی جو پہلے کہی تھی، جب اس نے یہ جواب دیا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہی اویس ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا آپ اویس قرنی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا کہ

اللہ کے رسول نے آپ کو سلام بھیجا ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ اللہ کے رسول پر اور اے امیر المؤمنین! آپ پر سلامتی ہو، میں نے کہا حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) نے آپ کو حکم دیا ہے کہ میرے لیے دعا کریں بہر حال پھر میں ان سے ہر سال ملاقات کرتا اور اپنے بارے میں بتاتا وہ بھی مجھے اپنے بارے میں بتاتے۔ (کنزالعمال، ج ۱۲، ص ۷۵)

امام ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص کا نام ذکر نہ کروں تو صحابہ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وہ اویس قرنی ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: اے عمر! اگر تم اس کو پاؤ تو میری جانب سے اس کو سلام کہو اور اس کو کہنا کہ وہ تمھارے لیے دعا کردے اور جان لو کہ اس کے سفید داغ تھے اس نے اللہ سے دعا کی تو وہ ختم ہوگئے پھر دعا کی تو تھوڑی سفیدی لوٹا دی گئی (یعنی اب بھی تھوڑا سا داغ باقی ہے)

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ نے حج کے

موسم میں ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائے اہل قرن کے سوا، تو تمام حاضرین بیٹھ گئے سوائے ایک شخص کے، اس کو بلایا اور اس سے کہا: کیا تم اویس نامی شخص کو جانتے ہو تو اس نے عرض کیا کہ آپ اس سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ ایسا شخص ہے جو نہ پہچانا جاتا ہے، جنگلوں میں رہتا ہے، لوگوں سے ملاقات نہیں کرتا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کو میری جانب سے سلام کہنا اور کہنا مجھ سے ملاقات کریں، اس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیغام ان تک پہنچادیا، وہ تشریف لائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ اویس ہیں؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا آپ کے سفید داغ تھے؟ آپ نے اللہ سے دعا کی تو وہ ختم ہو گئے پھر دوبارہ دعا کی تو کچھ سفیدی نشانی کے طور پر لوٹا دی گئی؟ انھوں نے کہا: ہاں لیکن آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟ اللہ کی قسم یہ بات اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے اپنے لیے دعا کرواؤں اور یہ ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت کی وجہ سے قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل

ہوں گے، پھر آپ کا نام (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام) ذکر کیا۔ اس گفتگو کے بعد حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کی اور عرض کیا کہ آپ سے مجھے ایک کام ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اس بات کو پوشیدہ رکھیں اور مجھے جانے کی اجازت عطا فرمائیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا، یہاں تک حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہی رہے یہاں تک کہ آپ نہاوند (ایران کا ایک شہر) کے دن شہید کر دیے گئے۔

(تاریخ ابن عساکر، ج۹، ص۴۵۴)

امام ابن عساکر نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کی، آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام منیٰ میں منبر پر کھڑے ہو کر ندا دی اے اہل قرن! تو مشائخ لوگ کھڑے ہوئے اور کہا جی امیر المؤمنین! آپ نے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی اویس نامی شخص موجود ہے؟ تو انھوں نے عرض کیا ہم میں اویس نام کا کوئی شخص نہیں ہے، سوائے ایک مجنون شخص کے، جو جنگلوں اور بیابانوں میں رہتا ہے، نہ وہ لوگوں سے الفت رکھتا ہے اور نہ لوگ اس سے رغبت و الفت رکھتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری مراد وہی شخص ہے جب تم قرن جاؤ تو تم ان کو تلاش کرو اور ان کو میرا اسلام پہنچاؤ

اور ان سے کہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں مجھے بشارت دی ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں آپ پر سلام پیش کروں۔ جب وہ لوگ واپس آئے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلاش کرنا شروع کیا تو ان کو بیاباں جنگلوں میں پایا، انھوں نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا سلام پیش کیا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے پہچان لیا اور میرا نام بھی واضح کر دیا۔ سلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے اللہ! تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر درود بھیج۔

پھر آپ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ایک لمبے زمانے تک لوگوں سے دور ہو گئے، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں آئے اور آپ کے ساتھ جنگ میں شریک رہ کر قتال کیا۔ بالآخر جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۹، ص ۴۳۴)

امام ابو یعلیٰ، ابن مندہ اور امام ابن عساکر نے صعصعہ بن معاویہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب اہل کوفہ کا وفد آتا تھا تو آپ ان سے دریافت فرماتے کیا آپ لوگ اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہیں؟ تو لوگ ان سے کہتے: نہیں۔

اصل میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ ایک ایسے شخص تھے جو کوفہ کی مسجد میں رہتے تھے، بہت کم اس سے جدا ہوتے تھے اور ان کا ایک چچا زاد بھائی تھا جس نے بادشاہ کو دھوکہ اور حضرت اویس قرنی کو تکلیف دی تھی۔

جب حضرتِ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی کا وفد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے سوال کیا کہ کیا تم لوگ اویس بن عامر قرنی کو جانتے ہو؟ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچازاد بھائی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المؤمنین !اویس کمتر انسان ہے اور اتنا اہم نہیں ہے کہ آپ اس کو جانیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہے، بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا کہ عنقریب تابعین میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کو لوگ اویس بن عامر قرنی کے نام سے جانیں گے تو تم میں سے جو ان کو پائے اور ان سے دعاے مغفرت کرانے کی استطاعت رکھے تو دعاے مغفرت کروالے۔ حدیث کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی سے فرمایا: جب تم ان سے ملاقات کرو تو میری جانب سے ان کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ وہ میرے پاس آئیں۔ جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ

کے پاس آئے تو حضرت عمر نے ارشاد فرمایا کہ آپ ہی اویس بن عامر قرنی ہو؟آپ ہی کے جسم پر سفید داغ کا مرض تھا؟آپ نے اللہ ربّ العزت سے دعا کی کہ وہ دور ہو جائے تو وہ سفید داغ آپ سے ختم ہو گئے اور تم نے کہا: اے اللہ میرے جسم میں اس کا کچھ حصہ باقی رکھ تاکہ میں اس کی وجہ سے ان نعمتوں کا ذکر کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر کی ہیں، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین !آپ اس بات کو جانتے ہیں حالاں کہ بخدا میں نے اس کی اطلاع کسی انسان کو نہیں دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی خبر حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ عنقریب تابعین میں ایک ایسا شخص ہو گا جس کو لوگ اویس بن عامر قرنی کے نام سے جانیں گے، اس کے جسم پر سفید داغ نکلیں گے وہ اللہ ربّ العزت سے دعا کرے گا تو وہ اس سے ختم ہو جائیں گے اور اس کو اس سے شفا حاصل جائے گی اور وہ کہے گا: اے اللہ !تو میرے جسم میں اس کا کچھ اثر باقی رکھ تاکہ میں اس کے ذریعے تیری ان نعمتوں کا ذکر کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: اے اویس !میرے لیے دعاے مغفرت

کریں۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ رب العزت آپ کو بخش دے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اویس اللہ تعالیٰ آپ کو بھی بخش دے۔

(تاریخ ابن عساکر، ج۹، ص۴۱۹)

حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اویس قرنی سے ملاقات

امام ابن عساکر نے نہشل بن سعید سے، نہشل بن سعید نے حضرت ضحاک بن مزاحم سے اور ضحاک بن مزاحم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں دس سال تک پوچھتے رہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے یمن والو! تم میں جو مراد سے ہو وہ کھڑا ہو جائے اور باقی بیٹھے رہیں، تو جو شخص مراد سے تھا وہ کھڑا ہو گیا اور دوسرے لوگ بیٹھے رہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں اویس نامی کوئی شخص ہے؟ تو اس شخص نے جواباً عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم اویس نامی شخص کو نہیں جانتے ہیں لیکن میرا ایک چچا زاد بھائی ہے جس کو اویس کہا جاتا ہے، وہ ضعیف و کمزور ہے اور اس لائق نہیں ہے کہ آپ جیسی عظیم الشان شخصیت اس کے بارے میں پوچھے، حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کیا وہ ہمارے حرم میں ہے ؟ اس شخص نے کہا جی ہاں اور وہ آپ کو میدان عرفہ میں لوگوں کے اونٹ چَراتے ہوئے ملے گا، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی سواریوں پر سوار ہو کر بتائی ہوئی جگہ پر پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہے اور اپنی نظر سجدہ گاہ میں جمائے ہوئے ہے۔ دونوں نے آپس میں گفتگو کی کہ شاید یہی وہ شخص ہے جس کو ہم تلاش کرر ہے ہیں۔

جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا احساس کیا تو اپنی نماز میں تخفیف کردی اور بعد فراغت ان کی جانب متوجہ ہوئے، ان دونوں حضرات نے سلام پیش کیا، آپ نے دونوں حضرات کو جواب دیا: وعلیکما السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ان دونوں نے ان سے کہا کہ آپ کا نام کیا ہے ؟ (آپ پر اللہ کی رحمت ہو) آپ نے کہا میں ان اونٹوں کا چرواہا ہوں، دونوں حضرات نے کہا ہمیں اپنے نام کے بارے میں خبر دیجیے، تو آپ نے کہا میں قوم کا خادم ہوں، پھر ان دونوں حضرات نے کہا آپ کا نام کیا ہے ؟ آپ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں، جب آپ نے اپنا اصل نام نہیں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا ہم جانتے ہیں کہ زمین و آسمان میں ہر شخص اللہ کا بندہ ہے، میں آپ کو رب کعبہ اور اس حرم کے رب کی قسم دیتا ہوں آپ اپنا وہ نام بتائیں جو آپ کی والدہ

نے رکھا ہے، آپ نے (یعنی حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟ میں اویس بن بدار ہوں، دونوں حضرات نے کہا آپ ہمیں اپنا بایاں کاندھا دکھائیں، جب آپ نے اپنا بایاں کندھا دکھایا تو تقریبًا ایک درہم کی مقدار ایک خوبصورت سفید داغ تھا تو وہ دونوں اس جگہ کا بوسہ لینے کے لیے آگے بڑھے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر سلام پیش کریں اور ہم آپ سے اپنے لیے دعا کرائیں، آپ نے عرض کیا کہ میری دعا مشرق و مغرب کے تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لیے ہے، دونوں حضرات نے کہا کہ آپ ہمارے لیے دعا فرمادیں تو انھوں نے ان دونوں حضرات اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لیے دعا کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمھیں کچھ عطا کروں جس سے آپ فائدہ اٹھائیں تو انھوں نے کہا کہ میرے پاس دو نئے کپڑے، دو مخصوص نعلین اور چار درہم ہیں اور لوگوں کے پاس میرا کچھ اضافی مال بھی ہے جب یہ ختم ہو جائیں تو جس نے جمعہ تک کی امید باندھی اس نے مہینے تک کی امید باندھی اور جس نے مہینے تک کی امید باندھی اس نے سال بھر کی امید باندھی پھر آپ نے یعنی حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قوم کے سب اونٹ جو آپ چَراتے تھے ان کو واپس کر دیے اور ان سے جدا ہو گئے اس کے بعد کبھی نظر نہیں آئے۔(التہذیب التہذیب،ج۳،ص۱٦٥)

زہد کی تعریف

امام ابن عساکر نے حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی سے روایت کیا انھوں نے فرمایا "زہد" (دنیا کو ترک کرنے، آخرت کی طرف مائل ہونے، یا غیر اللہ کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہونے کا نام زہد ہے۔ زہد کی جامع تعریف یہ بھی کی گی ہے کہ بندہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جو اسے اللہ رب العزت سے دور کرے۔) تابعین میں سے آٹھ لوگوں پر ختم ہوچکا (1) عامر بن عبد اللہ قیسی، (2) اویس قرنی، (3) ہرم بن حیان عبدی، (4) ربیع بن خثیم ثوری، (5) ابو مسلم خولانی، (6) اسود بن یزید، (7) مسروق بن اجدع، (8) حسن بن ابوالحسن بصری،

لیکن حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے گھر والے انہیں مجنون گمان کرتے اور ان کے گھر والوں نے اپنے گھر کے دروازے پر آپ کے لیے ایک کمرہ تیار کرایا تھا، جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں کے پاس ایک دو سال بعد آتے تو وہ لوگ آپ کی طرف توجہ نہیں کرتے اور آپ کا کھانا پھینکی ہوئی گھٹلیاں ہوا کرتا تھا، جب شام ہوتی تو آپ اس کو بیچ کر روزہ افطار کر لیتے اور جب انہیں خراب کھجور ملتی تو وہ اس کو اپنی افطار کے لیے بچا کر رکھ لیتے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو آپ نے حج کے

موقع پر ارشاد فرمایا! اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ، لوگ کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا: اہل یمن کے سوا سب لوگ بیٹھ جائیں، تو اہل یمن کے علاوہ سب لوگ بیٹھ گئے، پھر فرمایا: اہل کوفہ کے سوا سب لوگ بیٹھ جائیں، تو اہل کوفہ کے علاوہ سب لوگ بیٹھ گئے، پھر فرمایا اہل مراد کے سوا سب بیٹھ جائیں تو ان کے علاوہ سب لوگ بیٹھ گئے مگر ایک شخص نہ بیٹھا جو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ "قرنی" ہیں؟ اس نے کہا ہاں، پھر آپ نے فرمایا کیا آپ اویس کو جانتے ہیں؟ اس شخص نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں اللہ کی قسم ہم میں اس سے زیادہ کمزور اور اس سے زیادہ دیوانہ اور اس سے زیادہ ضرورت مند آدمی کوئی نہیں ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور فرمایا: مجھے تجھ پر رونا آرہا ہے ان پر نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی شفاعت سے قبیلۂ ربیعہ اور قبیلۂ مضر کے افراد کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (کنز العمال، ج ۱۴، ص ۱۳)

یہ تمام احادیث حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفعت و منزلت اور ان کی عظمت و جلالت پر دلالت کرتی ہیں اور ان کے چچا کے ان کے بلند و بالا مقام سے اور ان کے معاملے کے پوشیدہ ہونے پر دلالت کرتی ہے، لیکن

حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی کا یہ قول کہ "حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قطب (اس سے مراد وہ عظیم انسان ہے جو زمانے بھر میں ایک ہو اس کو غوث بھی کہتے ہیں اور یہ اللہ کا نہایت مقرب اور اپنے زمانے کے تمام اولیا کا آقا ہوتا ہے) حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا عصام ہیں" سے اشکال ہوتا ہے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ان عصام کا ذکر تو موجودین میں ہے ہی نہیں نہ عوام میں نہ خواص میں اور اگر بالفرض نقل و کشف کے ذریعے ان کا وجود تسلیم بھی کرلیا جائے تب بھی خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ہوتے ہوئے ان (حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا) کی قطبیت کو تسلیم کرنا اہل عقل سے بعید تر ہے۔ کیونکہ خلفاے اربعہ بالاجماع انبیا علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ لہٰذا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقام شہود میں لاحقین و سابقین کے لیے دائرہ وجود کے قطب ہیں اور اس بات میں بھی شک نہیں ہے کہ تمام شہروں میں تمام بندوں کے قطب الارشاد ہیں اور یہ بلند و بالا نسبت اور قطبیت کا رتبہ منتقل ہوا ہے خلفائے راشدین مہدیین کی جانب، اسی طرح چلتے چلے جائیں تو ہر اس شخص کی طرف یہ

منتقل ہوگا جو علوم شرعیہ اور معارف لدنیہ کا جامع ہو

قطب الابدال حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے خیال میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس کے مطابق جو امام یافعی نے بیان فرمایا کہ قطب کے احوال پوشیدہ ہوتے ہیں اور وہ حق کی جانب سے عوام و خواص کا غوث ہوتا ہے، مزید یہ کہ حدیث قدسی میں ہے اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے "میرے اولیا میرے گنبد کے نیچے ہیں، انھیں میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا"۔(احیاء العلوم)

ولی، قطب، اوتاد، نجبا و نقبا کی تعریف اور ان کا مسکن و تعداد

اور تحقیقِ حال کی تکمیل کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ ولی، قطب، اوتاد اور امیال کی تعریفات جان لی جائیں۔

اسی لیے معلوم ہونا چاہیے کہ "اولیائے کرام" اللہ کے پرہیزگار اور متقی بندے ہوتے ہیں جو انبیائے کرام کے متبعین ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ألا إن أولياء اللّٰه لا خوف عليهم ولا هم يحزنون"
یعنی خبردار اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم {یونس 62-63}

"الذین امنوا وکانوا یتقون"
یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں
(سورہ یونس،62-63)

"إن أولیاء إلا المتقون ولکن اکثرھم لا یعلمون"
بے شک اولیا تو پرہیز گار ہی ہوتے ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں {سورہ انفال-34}

اور تقویٰ کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے بچا جائے اور اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ بارگاہ ربّ العزت میں ہمیشہ حاضر رہے اور اس کے سوا تمام حالتوں سے بچا رہے۔

ان دونوں مرتبوں کے مابین کچھ مراتب علیا ہیں ارباب مناقب کے لیے، لیکن فقہا اور تمام علما کی اصطلاح میں ولی وہ شخص ہے جو ماموارت کا اکتساب کرے، محظورات سے اجتناب کرے، گناہ صغیرہ پر مصر نہ ہو اور نہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔ پھر اربابِ اختصاص میں سے بھی کچھ خاص لوگ ہوتے ہیں جن کو خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور ان کی فضیلت بیان کی جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل شام کو برا بھلا نہ کہو

اس لیے کہ اس میں ابدال (اللہ کے وہ مقرب بندے ہوتے ہیں جو ولایت کے اس مقام پر پہنچے ہوتے ہیں کہ ان کی دعاؤں سے اللہ رب العزت بارش فرماتا ہے، کفار اور دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کی مدد فرماتا ہے) ہیں۔

اس کو طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا۔

ایک دوسری روایت جو کہ موقوفا مروی ہے اس میں اس طرح ہے کہ اہل شام کے ظالموں کو برا کہو۔

اس کو امام حاکم وغیرہ نے روایت کیا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ عمومی طور پر اہل شام کو برا بھلا نہ کہو اس لیے کہ اس میں ابدال بھی ہوتے ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ا، ص ۲۶۹)

ایک اور روایت میں ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور نجبا (یہ ہر دور میں آٹھ سے کم اور زیادہ نہیں ہوتے، ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کی علامت ظاہر ہوتی ہے) کوفہ میں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ا، ص ۲۶۹)

نیز یہ بھی روایت ہے کہ خبر دار! اوتاد (یہ وتد کی جمع ہے یہ ہر دور میں صرف چار ہوتے ہیں، ان حضرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مشرق و مغرب، شمال و جنوب کی حفاظت فرماتا ہے) اہل کوفہ سے ہیں اور ابدال اہل شام سے۔ (ج:ا، ص ۲۹۷)

نیز یہ بھی روایت ہے کہ نجبا مصر میں ہیں، اخیار عراق میں، عصائب یمن

میں، ابدال شام میں اور وہ تھوڑے ہیں۔(تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ا، ص ۳۰۰)

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس لوگ ہیں کہ ان کے طفیل بارش طلب کی جاتی ہے اور ان کے صدقے دشمنوں پر مدد حاصل کی جاتی ہے اور ان کے وسیلے سے اہل شام سے عذاب دور کرایا جاتا ہے۔(مسند احمد، ج ا، ص ۱۱۲)

ابن ابی دنیا نے حضرت علی سے ہی روایت کیا ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں میں نے حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابدال کے بارے میں پوچھا تو حضور نے ارشاد فرمایا وہ ساٹھ لوگ ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ ان کی کچھ صفات مجھے بیان فرمائیں تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ نہ وہ طعنہ زنی کرتے ہیں، نہ نئی نئی باتوں میں پڑتے ہیں اور نہ وہ شکم سیر ہوکر زندگی بسر کرتے ہیں، یہ صفات انہیں کثرتِ صلاۃ وصیام اور کثرتِ صدقہ کی وجہ سے حاصل نہیں ہوئیں، بلکہ یہ سخاوت نفس اور سلامتی قلب اور تمام لوگوں کی خیر خواہی کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہیں۔(الاولیا لابن ابی الدنیا، ص ۱۲)

اس کو علامہ خلال نے "کرامات اولیا" میں بھی بیان کیا ہے اور اس میں ان کی صفات میں یہ بھی ہے کہ وہ تکبر نہیں کرتے ہیں، اس کے آخر میں یہ بھی زیادتی

ہے کہ اے علی! میری امت میں ان کی تعداد کبریت احمر سے بھی کم ہے۔(یعنی لال گندھک جو نہایت نایاب اور کمیاب شئ ہے ایسے ہی ابدال کمیاب ہیں) (کرامات الاولیا)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابدال چالیس لوگ ہیں بائیس ملک شام میں اور اٹھارہ عراق میں جب ان میں سے کوئی انتقال کرجاتا ہے تو اللہ رب العزت اس کی جگہ دوسرے ابدال کو پیدا فرمادیتا ہے اور جب حکم ہوگا تو تمام کو اٹھالیا جائے گا اور اسی وقت قیامت قائم ہوجائے گی اس کو امام ترمذی نے روایت کیا۔(نوادر الاصول، ج۱، ص۲۶۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت مرفوعاً مروی ہے کہ ابدال چالیس لوگ ہیں اور چالیس عورتیں جب کوئی ابدال مرد مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی دوسرے ابدال کو پیدا فرمادیتا ہے اور جب کوئی ابدال عورت مر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسری عورت کو مقرر فرمادیتا ہے اس کو دیلمی نے مسند فردوس میں روایت کیا۔

انہیں سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت کے ابدال جنت میں کثرتِ صلاۃ وصیام کی وجہ سے داخل نہیں

ہوں گے بلکہ وہ قلوب کی سلامتی اور اپنی سخاوت نفس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اس کو ابن عدی اور خلال نے روایت کیا اور آخر میں "والنصح للمسلمین" (مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے بھی جنت میں داخل ہوں گے) زیادہ کیا۔

(کرامات الاولیا)

یہ بھی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کبھی بھی چالیس لوگوں سے خالی نہ ہوگی وہ خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے مثل ہوں گے، ان کے ذریعے سے لوگوں کو سیراب کیا جائے گا اور ان کے ذریعے سے لوگوں کی مدد کی جائے گی، جب ان میں سے کوئی شخص مرے گا تو اللہ رب العزت اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو مقرر فرمادے گا، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ (معجم الاوسط، ۴۱۰۱)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد زمین ایسے سات لوگوں سے خالی نہیں ہوگی جن کے وسیلے سے اللہ رب العزت اہل زمین سے مصیبتوں کو دور فرماتا رہے گا۔ (کرامات الاولیا)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میری امت میں ہر زمانے میں پانچ سو بہترین لوگ ہوں گے اور چالیس ابدال۔ نہ ان پانچ سو میں سے کوئی کم ہوگا اور نہ ان چالیس میں سے کوئی کم ہوگا۔ جب کوئی شخص مرتا ہے تو اللہ رب العزت ان پانچ سو میں سے ایک کو چالیس میں داخل فرمادیتا ہے۔ اس کی جگہ پر جو انتقال کر گیا، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے کاموں کے بارے میں خبر دیجیے؟ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ ان پر ظلم کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور جو کوئی ان کے ساتھ برا کرتا ہے وہ اس کے ساتھ اچھائی کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ ربّ العزت ان کو عطا فرماتا ہے وہ اس کو تقسیم کر دیتے ہیں۔ اس کو ابو نعیم و غیرہ نے بھی روایت کیا۔

(حلیة الأولیا، ج۱، ص۸)

ایک اور روایت ہے جو کہ حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے اور وہ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آنے والے دور میں میری امت میں سے کچھ سابقون (بھلائی کے کاموں میں سبقت کرنے والے) ہوں گے۔ اس کو امام ابو نعیم نے حلیہ میں اور امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں بھی ذکر کیا ہے۔ (نوادر الاصول، ج۱، ص۳۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی

اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں تین سو لوگوں کے دل، حضرت آدم علیہ السلام کے دل پر ہیں اور چالیس لوگوں کے دل، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہیں اور پانچ لوگوں کے دل، حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دل پر ہیں اور تین لوگوں کے دل، حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل پر ہیں اور مخلوق میں ایک شخص کا دل، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہے، جب ان میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ رب العزت تین میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے اور جب تین میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ رب العزت پانچ میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ رب العزت چالیس میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے اور جب سات میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ رب العزت چالیس میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے اور جب چالیس میں سے کوئی ایک انتقال کر جاتا ہے تو اللہ رب العزت تین سو میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے اور جب تین سو میں سے کوئی ایک داعیٔ اجل کو لبیک کہتا ہے تو اللہ رب العزت عام لوگوں میں سے ایک کو اس کی جگہ عطافرمادیتا ہے۔ انہیں کے طفیل اللہ ربّ العزت زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، بارش فرماتا ہے، سبزہ اگاتا ہے اور بلائیں ٹالتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا کہ کیسے اللہ ربّ العزت ان کے طفیل زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ اللہ ربّ العزت سے امت کی کثرت کو طلب کرتے ہیں، تو اللہ رب العزت زیادہ کردیتا ہے اور وہ ظالم و جابر کے خلاف دعا کرتے ہیں، تو وہ کم ہو جاتے ہیں اور وہ سیرابی طلب کرتے ہیں، تو ان کو سیراب کیا جاتا ہے اور ان کے طفیل زمین سے سبزہ اگایا جاتا ہے۔ ان کے توسل سے مختلف قسم کی بلا اور مصیبتیں دور کی جاتی ہیں۔ اس کو امام ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔ (تاريخ دمشق، ج١، ص٣٠٣، حلية الأوليا)

اور بعض علما نے فرمایا کہ اللہ کے نبی نے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اللہ نے کسی کو میرے دل پر بھی پیدا فرمایا کیوں کہ اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ انور کی کرامت و شرافت اور عزت و عظمت کی وجہ کسی کو بھی آپ کے دل پر پیدا نہیں فرمایا۔

انبیا، اولیا اور ملائکہ کے دل کی طرف اضافت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام ستاروں کی سورج کی طرف اضافت کرنا، شاید اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ ربّ العزت کے اس کی تمام صفات کمالیہ کے مظہر ہیں، بر خلاف دیگر انبیائے کرام کے کیوں کہ وہ اپنے انوار و تجلیات کی صورت میں اس کے موجودات کی مخفیات پر اللہ ربّ العزت کی بعض صفات کے مظہر ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے اندر تین صفات ہوں وہ ابدال میں سے ہے، جن کی وجہ سے دنیا واہل دنیا قائم ہیں۔

ابدال کی صفات

قضا پر راضی رہنا۔

اللہ ربّ العزت کے محارم پر صبر کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے پر غضب ناک ہونا۔

اس کو دیلمی نے مسند فردوس میں بھی روایت کیا ہے۔ (مسند فردوس، ج۲، ص۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! اس دروازے سے میرے پاس ان سات لوگوں میں سے ایک شخص داخل ہوگا جس کی وجہ سے اللہ ربّ العزت زمین والوں سے بلاؤں کو دور فرماتا ہے، اسی اثنا میں ایک حبشی شخص اس دروازے سے داخل ہوئے جو گنجے تھے اور ان کے سر سے پسینہ ٹپک رہا تھا، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! اے ابو ہریرہ: وہ یہی ہیں۔ اللہ کے رسول نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: خوش آمدید، خوش آمدید، خوش آمدید۔ وہ حبشی شخص مسجد میں پانی چھڑکتے

اور جھاڑو لگاتے تھے اور وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے۔اس کو خلال نے کرامات الاولیامیں بھی ذکر کیا ہے۔

(كرامات الاوليا،معرفة الصحابة،٦٦٥٨)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام زمین کے اوتاد ہیں جب نبوت کا دروازہ منقطع ہو گیا، تو اللہ رب العزت نے ان کی جگہ امت محمدیہ میں سے ایک ایسی قوم کو مقرر فرمادیا جن کو ابدال کہا جاتا ہے۔ ان کو لوگوں پر فضیلت کثرتِ صوم و صلوٰۃ اور کثرتِ تسبیح کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ حسن اخلاق، صدق وورع، حسنِ نیت اور تمام مسلمانوں کے لیے سلامتی قلوب اور اللہ ربّ العزت کا فرماں بردار بندہ ہونے کی وجہ سے ہے۔اس کو امام ترمذی نے نوادر الاصول میں بھی روایت کیا ہے۔

(نوادر الاصول، ج۱، ص ۲۶۲)

حضرت بکر بن خنیس سے مرفوعًا روایت ہے کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ابدال کی علامت یہ ہے کہ وہ کسی پر کبھی بھی لعنت نہیں کرتے۔(برا بھلا نہیں کہتے ہیں) اس کو ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب "اولیا" میں بھی ذکر کیا ہے۔(حلیۃ الاولیا،۵۹)

امام کتانی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نقبا(نقیب کی جمع ہے، یہ ہر دور میں

بارہ ہوتے ہیں، اللہ رب العزت نے ان حضرات کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ وہ زمین پر انسان کے پاؤں کے نشانات کو دیکھ کر انھیں اس کے بد بخت اور خوش بخت ہونے کا علم ہو جاتا ہے) تین سو اور نجبا کی تعداد ستر ہے، ابدال چالیس، اخیار سات، عمد چار اور غوث ایک ہے۔ نقبا کا مسکن مغرب ہے، نجبا کا مصر، ابدال کا شام، اخیار، زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور عمد زمین کے کونوں میں سکون پذیر رہتے ہیں اور غوث کا مسکن مکہ ہے۔

جب عام معاملات میں کوئی حاجت پیش آتی ہے تو اس کے حل کے لیے نقبا دعا کرتے ہیں پھر نجبا، پھر ابدال، پھر اخیار، پھر عمد اور جب وہ مشکل دور ہو جائے تو فبہا ورنہ پھر غوث دعا کرتا ہے اور وہ اس وقت تک دعا کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ حاجت پوری نہیں ہو جاتی۔ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۲۷)

امام ابو نعیم نے "حلیۃ الاولیا" میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ سے کہا گیا: آپ ان سات ابدال میں سے ہیں جو اوتاد ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان تمام کا مرجع ہوں یعنی ان کا مجھ پر مدار ہے اور وہ تمام میری طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو بلا شبہ اس وقت بایزید بسطامی علیہ الرحمہ قطب تھے۔ (حلیۃ الاولیا، ج ۱۰، ص ۳۷)

ابو الشیخ ابو نصر مقدسی نے "الحجة على تارك المحجة" نامی کتاب میں

ایک روایت ذکر کی جو کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا اللہ ربّ العزت کی طرف سے زمین میں ابدال ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اصحابِ حدیث ابدال نہیں ہیں تو میں ان کے علاوہ کسی ابدال کو نہیں جانتا۔ (طبقات الحنابلة،ص١٦١،شرف اصحاب الحديث،ص٥٠)

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابدال چار صفات کی وجہ سے ابدال بنتا ہے۔ قلت کلام (کم بولنا) قلت طعام (کم کھانا) قلت منام (کم سونا) اور عزلۃ انام (مخلوق سے دوری اختیار کرنا)۔

(النورالسافر،ص٢٤٨،الحاوي للفتاويٰ،ج٢،ص٣٠٦)

امام ابو نعیم نے حلیہ میں بشر بن حارث سے روایت کیا۔ آپ سے توکل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: توکل اضطراب بلا سکون کا نام ہے یعنی مرد کے اعضائے جوارح مضطرب ہوں اور اس کا دل اللہ ربّ العزت کی طرف ساکن ہو نہ کہ اس کے عمل کی طرف اور سکون بلا اضطراب یہ ہے کہ مرد اللہ تعالی کی جانب بلا حرکت ساکن ہو، یہ قسم پسندیدہ اور یہی ابدال کی صفات سے ہے۔ (حلية الأوليا،ج٨،ص٣٥١)

حضرت امام معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہے: آپ نے

ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ دس مرتبہ یہ کہتا ہے:

" اللهم اصلح أمة محمد، اللهم فرج عنا أمة محمد، اللهم أرحم امة محمد كتب من الابدال"

ترجمہ: اے اللہ امت محمدیہ کی اصلاح فرما، اے اللہ امت محمدیہ کو کشادگی عطا فرما، اے اللہ امت محمدیہ پر رحم فرما تو اس کا نام ابدالوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(حلية الأوليا، ج۸، ص٣٦٦)

ابو عبد اللہ نباجی سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ تم ابدال میں سے ہو جاؤ تو اس چیز کو پسند کرو جو اللہ ربّ العزت چاہتا ہے اور جس نے اس کو پسند کیا، جو اللہ چاہتا ہے، تو اللہ ربّ العزت تقدیر میں سے وہی چیز نازل فرماتا ہے جو اس کو پسند ہے۔ (حلية الأوليا، ج۹، ص٣١١)

یہ بات اہم ہے اور اس کا جاننا بھی ضروری ہے کہ امام بغوی نے سورہ شوریٰ کی تفسیر کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور وہ حضور حضور نبی کریم صلی اللہ سے روایت کرتے ہیں اور حضور علیہ السلام جبرئیل امین علیہ السلام سے اور وہ اللہ ربّ العزت سے کہ اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے ولی کی توہین کی تو اس سے میرا اعلان جنگ ہے اور میں

اپنے اولیا کے لیے ایسے ہی غضب ناک ہوتا ہوں جیسے کہ غصہ میں بھرا ہوا شیر غضب ناک ہوتا ہے اور بندہ مؤمن میرا قرب حاصل نہیں کر پاتا ہے اس چیز کے ذریعے جو میں نے اس پر فرض کی ہے بلکہ وہ میرا قرب نوافل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔ جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت و بصارت، زبان، ہاتھ اور طاقت بن جاتا ہوں، اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور میں اس کی کسی چیز کو ناپسند نہیں کرتا، اور میں کسی چیز کے کرنے کے بارے میں متردد نہیں ہوتا لیکن اپنے بندہ مؤمن کی روح قبض کرنے کے سلسلے میں متردد ہوتا ہوں، کیوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں اور میرے بندوں میں سے کچھ بندہ مؤمن ایسے ہیں جو مجھ سے عبادت کا باب مانگتے ہیں تو میں ان کو اس سے روک دیتا ہوں کہ کہیں ان میں تکبر و ریا داخل نہ ہو جائے اور وہ اس کو خراب کر دے اور میرے بندہ مؤمن میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جن کا ایمان غنی کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر میں ان کو فقیر کر دوں تو وہ اس کو خراب کر دے اور میرے بندہ مؤمن میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا ایمان صرف فقر کی صلاحیت رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی کر دوں تو وہ اس کو خراب کر دے گا اور کچھ میرے مؤمنین بندوں میں ایسے بھی ہیں جو صرف صحت کی صلاحیت

رکھتے ہیں اگر میں ان کو بیمار کردوں تو وہ اس کو خراب کردے اور میرے مؤمنین بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کا ایمان بیماری کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر میں اس کو صحت و تندرستی عطا کردوں تو وہ اس کو خراب کردے اور میں نے اپنے بندوں پر اپنے علم سے ان کے دلوں کے مطابق امور تقسیم فرمائیں ہیں اور میں علیم و خبیر ہوں۔ (تفسیر بغوي، ج ۷، ص ۱۹۴)

اس کو ابن ابي الدنیا نے "اولیا" نامی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مطولاً روایت کیا اور اس کے الفاظ اسی کے مثل ہیں

اس کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جو کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "جامع صحیح البخاری" میں روایت کی جس کے راوی حضرت ابوہریرہ ہیں کہ حضور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ایسی چیز کے ذریعے جو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، ان میں سے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ میرا قرب نوافل کے ذریعے حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں

جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پیر ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کر دیتا ہوں، جب وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں، میں کسی چیز کے کرنے کے بارے میں متردد نہیں ہوتا، لیکن اپنے بندہ مؤمن کی روح قبض کرنے کے سلسلے میں متردد ہوتا ہوں، کیوں کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی اس تکلیف کو میں ناپسند کرتا ہوں۔

(صحیح البخاري،٦٥٠٢)

امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کی توضیح وتشریح "شرح اربعین" میں کردی ہے۔ اللہ ربّ العزت ہی توفیق دینے والا ہے اور وہی مددگار ہے۔

فرضی واقعات کارد

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ بات جو عام لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدت حزن و ملال کی وجہ سے اپنے دانتوں کو اکھاڑ دیا تھا، جس وقت انھوں نے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دانت کو جنگ احد کے دن زخم پہنچا ہے اور یہ معلوم نہ تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کونسا دانت مبارک زخمی ہوا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ کسی معتمد ذریعہ سے یہ مسموع نہیں تو علما کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں

ہے اور یہ صاف ستھری شریعت کے خلاف بھی ہے۔

شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہی کبار صحابہ کرام میں سے بھی کسی نے ایسانہیں کیااور یہ کام عبث بھی ہے اس کا صدور بے وقوف حضرات ہی سے ممکن ہے۔

اور جو یہ مشہور ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے صحابہ کرام نے وقتِ وصال دریافت کیاکہ آپ کا خرقہ، ہم کس کو دیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: اویس قرنی کو۔ یہ معتمد علیہ نہیں ہے۔(یعنی یہ روایت بھی ایسی ہے جس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا)

اسی طرح عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذکر جلی وذکرِ خفی کی تلقین کی اور اس کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے کرنا یہ محدثین اور اہل سیر کے نزدیک اور اہل اخبار کے نزدیک صحیح نہیں ہے، جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ثابت ہی نہیں ہے حالانکہ اس پر اجماع ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں تھے۔

اسی طرح مصافحۂ خاص مسلسل کا طریقہ جس کا بعض لوگوں نے دعویٰ کیا ہے اور اس کو عام لوگوں کے لیے مشغلہ کا مادہ بنایا ہے۔ اس کی کوئی متّصل سند نہیں۔

تم پر کتاب و سنت اور ائمۂ کرام کی جماعت یعنی سوادِ اعظم جماعت اہل سنت کو پکڑنا لازم ہے۔ جنہوں نے دنیا میں تقویٰ و پرہیزگاری اور آخرت میں رغبت کو اختیار فرمایا اور مقصد اصلی پر پیش قدمی کو لازم پکڑنا دنیا و آخرت میں ہمیشہ مولیٰ کی حضوری کے ساتھ۔

تمت بالخیر

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
786/92	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	ازقلم عبدمصطفی محمد صابر قادری
کلام عبید رضا	پیشکش عبدمصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	ازقلم علامہ قاری لقمان شاہد

بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر

معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مراد آبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلَقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری

دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
رد ناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی

چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبدالسلام نامی علماو مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق وعمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضاامجدی
وسائل بخشش کا فکری وفنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ ورسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی
تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	ازقلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	ازقلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	ازقلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکراویس قرنی	ازقلم ملاعلی قاری حنفی

DONATE
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.
read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate



ذکر اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
احادیث کی روشنی میں

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)